اصلاح و دعوت

محمد ذکوان ندوی

انسان رخی طرز فکر

ایک بزرگ کا فون آیا۔ اپنے نقطۂ نظر کے مطابق، اصلاً وہ مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کیا دوسرا اور کوئی شخص ہے جسے میں نے 'صاحب معرفت' پایا ہے۔ چند سوالات کے بعد انھوں نے پوچھا: آپ نے کن بزرگوں کو اُن کی وفات سے قبل دیکھا ہے؟ میں نے کہا: حالت شعور میں، میں نے صرف ایک 'بزرگ' کو دیکھا ہے اور وہ آپ ہیں۔ اِس سے قبل بے شعوری کے دور میں ایسے کئی 'بزرگوں' کو دیکھنے اور اُن سے ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے، مگر بے شعوری کے دور کا کوئی اعتبار نہیں!

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

جلد ہی بعد موصوف کے ایک ساتھی نے اُن کے حوالے سے دوبارہ فون پر یہی سوال کیا اور پھر اِن الفاظ میں مجھے اپنا سوال بھیجا:

> ''آپ نے کن بزرگوں کی تحریروں کو خدا مرکزی پایا اور کن بزرگوں کی تحریروں کو حضرت مرکزی پایا...؟''

اِس قسم کے ''حضرت مرکزی'' سوالات سے دل چسپی کے بجائے ہمیں چاہیے کہ ہم انسانیت مرکزی سوالات سے دل چسپی پیدا کریں، یعنی ایسے موضوعات جن سے انسان کی حقیقی فلاح و بہبود وابستہ ہو۔ رضاے الٰہی اور انسانی ہم دردی کے جذبے کے تحت کی جانے والی یہی انسان رخی سرگرمی دراصل دینی سرگرمی ہے۔ مثلاً مخلصانہ جذبے کے تحت بلا تفریق لوگوں کے لیے اُن کی بنیادی ضرورتوں کا نظم کرنا، جیسے غذا و صحت اور دینی اور اخلاقی تعلیم و تربیت، وغیرہ۔

موجودہ زمانے میں خود دوا اور بنیادی غذائی اشیا میں عظیم فساد کی بنا پر 'تغییر خلق'[1] (النساء ۴: ۱۱۹) کا چیلنج انسانیت کو درپیش ہے[2]۔ اِس طرح عملاً ہر سطح پر انسان کو غیر انسان بنائے جانے (dehumanization) کا عمل انتہائی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ اِس کے نتیجے میں نہ صرف مہلک بیماری اور عدم تغذیہ کا ناقابل تلافی بحران پیدا ہو گیا ہے، بلکہ اِس فساد کے ذریعے سے سرے سے اُس جوہر فطرت ہی کا خاتمہ کیا جا رہا ہے جو نہ صرف وحی و دعوت کا مخاطب ہے، بلکہ یہی ربانی فطرت آدمی کا اصل امتیاز ہے۔ اِسی فطرت کی بنا پر انسان انسان ہے اور جب خود انسان کا انسان ہونا ہی خطرے میں پڑ جائے، اُس وقت یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ ہمارا اولین ترجیحی کام کیا ہونا چاہیے۔

اِس وقت انسانیت کورونا (COVID-19) کے تحت برپا عظیم بحران سے گزر رہی ہے۔ ایسی حالت میں، علم و اخلاق کا تقاضا ہے کہ ہم درست رہنمائی کے ساتھ انسان کو اپنا عملی تعاون بھی فراہم کریں۔ یہ وقت لوگوں کے ایمان و معرفت کو جانچنے کا نہیں؛ نہ خدا نے ہمیں اِس کا مکلف بنایا ہے اور نہ اِس کے لیے خدا کو ہرگز کسی شخص کے سرٹیفکیٹ کی کوئی ضرورت ہے۔

ناگزیر علمی اور دینی ضرورت کے تحت کسی آدمی کے فکر و عمل کا دیانت دارانہ تجزیہ ایک الگ چیز ہے، مگر

۱۔ سورۂ روم (۳۰) کی آیت ۳۰ سے متعین ہو جاتا ہے کہ یہاں 'خَلْق' سے مراد وہ اصل فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہی فطرت ہے جس کو 'تقوٰی' اور 'فجور' (الشمس ۹۱: ۸) کا حامل بنایا گیا ہے۔ اِسی فطرت کے تحت آدمی حق و باطل کے درمیان تمیز کرتا اور خیر کو خیر اور شر کو شر سمجھتا ہے۔ انسان کے اندر یہ فطرت جب مسخ و تغییر کے فساد کا شکار ہو جائے تو پھر وہ انسان نہیں، بلکہ دو پیروں پر چلنے والا صرف ایک ایسا حیوان بن کر رہ جاتا ہے جس میں حیوانیت کے سوا انسان کے ساتھ اور کوئی مشابہت باقی نہیں رہتی۔ دور آخر میں ظاہر ہونے والے یہی وہ جینیاتی مقلوب افراد (GMS) ہیں جن کو احادیث میں 'حُثالة' (بخاری، رقم ۶۷۱۰) اور 'عَجاجة' (احمد، رقم ۶۹۶۴) کہا گیا ہے، یعنی بے خیر و بے فیض قسم کے پست و اراذل لوگ۔ اِنھی کے متعلق ارشاد نبوی ہے: 'لا یعرفون معروفًا، ولا یُنکرون منکرًا' (احمد، رقم ۶۹۶۴)، یعنی اِن کو نہ کسی معروف کا شعور ہو گا اور نہ کسی منکر کا احساس۔

۲۔ تفصیل کے لیے حسب ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں، خصوصاً پہلی کتاب کے آخر میں درج کتابیں:

1. Your Doctor Is A Liar, by James Paul Roguski.

2. Death By Prescription: The Shocking Truth Behind an Overmedicated Nation, by Ray Strand.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کون خدا کا عارف تھا اور کون نہیں، اِس قسم کی چیزوں کو موضوع بنانا علم اور سنجیدگی، دونوں کے خلاف ہے۔

لوگوں کی نسبت سے ہماری جو ذمہ داری ہے، وہ صرف اُنھیں بتانا اور سمجھانا ہے، نہ کہ اُن پر اِس طرح کا کوئی حکم لگانا۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ لوگوں کے متعلق قرآن مجید کا صریح ارشاد ہے: 'تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ'[3] (البقرہ ۲: ۱۴۱)۔

ایک مفکر نے بجا طور پر کہا تھا کہ —— لوگوں سے وہ سوال نہ کرو جو خدا کو اُن سے کرنا ہے، بلکہ وہ سوال کرو جو انسان کو انسان سے کرنا چاہیے۔ کون صاحب معرفت تھا اور کون نہیں، کس کی معرفت اعلیٰ تھی اور کس کی معرفت غیر اعلیٰ؛ یہ سوال بلاشبہ خدا سے متعلق ہے، نہ کہ انسان سے۔ آدمی کو دوسرے انسانوں کی نسبت سے صرف اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہے، نہ کہ اِس طرح اُن کے ایمان و معرفت کا احتساب کرنا —— حقیقی معرفت آدمی کے اندر خود احتسابی کا مزاج پیدا کرتی ہے، نہ کہ غیر احتسابی کا مزاج۔

(لکھنؤ، ۱۹؍ جون ۲۰۲۰ء)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

3. Safety Of Genetically Modified Foods. National Research Council, Washington DC.